آیاتها ۱۲ (۶۶) سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۷) رکوعاتها ۲

سورة التحريم مدنی ہے اور اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ تَبۡتَغِیۡ
مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِکَ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝۱

(۱) اے پیغمبرؐ! تم اپنی بیویوں کی خوشی کے لیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے؟ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ ۚ
وَ اللّٰہُ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ۝۲

(۲) بیشک اللہ نے تمہارے لیے فرض کر دیا ہے کہ اپنی قسموں کو کھول دو۔ وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور ان کی حکمتوں پر نظر رکھنے والا۔

وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ
حَدِیۡثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ بِہٖ وَ اَظۡہَرَہُ اللّٰہُ
عَلَیۡہِ عَرَّفَ بَعۡضَہٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ
بَعۡضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَہَا بِہٖ قَالَتۡ مَنۡ اَنۡۢبَاَکَ
ہٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ۝۳

(۳) اور جب پیغمبرؐ نے اپنی بعض بیویوں سے راز کی بات کہی اور اس نے فاش کر دی اور خدا (تعالیٰ) نے پیغمبر (ﷺ) کو اس کی خبر دے دی تو پیغمبرؐ نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتا دیا اور کچھ کو نظر انداز کر دیا، پھر جب پیغمبرؐ نے اسے جتایا تو یہ سن کر بیوی نے پوچھا کہ آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا، اس خدا نے جس کے علم و خبر سے کوئی چیز باہر نہیں۔

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَی اللّٰہِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُکُمَا ۚ
وَ اِنۡ تَظٰہَرَا عَلَیۡہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوۡلٰىہُ
وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ
وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ظَہِیۡرٌ ۝۴

(۴) اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل مائل ہو چکے ہیں اور اگر رسول اللہ کے مقابلے میں ایکا کرو گی تو (جان لو کہ) خدا ان کا مددگار ہے اور جبریلؑ اور نیک مسلمان بھی ان کے ساتھ ہیں اور سب کے بعد ملائکہ الٰہی بھی انہی کے مددگار ہیں۔

عَسٰی رَبُّہٗۤ اِنۡ طَلَّقَکُنَّ اَنۡ یُّبۡدِلَہٗۤ
اَزۡوَاجًا خَیۡرًا مِّنۡکُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ
قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ
وَّ اَبۡکَارًا ۝۵

(۵) اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دے تو بعید نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلے میں تم سے بہتر بیویاں اس کو دے دے، جو حکم بردار، با ایمان، اطاعت گزار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والی ہوں (کچھ) شوہر دیدہ (اور کچھ) کنواری ہوں۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ
وَ اَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّ قُوۡدُہَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَۃُ
عَلَیۡہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ
اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ۝۶

(۶) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ! جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔ جو حکم اللہ تعالیٰ ان کو دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو بھی حکم انہیں دیا جاتا ہے، بجالاتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۷ ع ۱/۱۹

(۷) (اس روز کہا جائے گا) اے کافرو! آج کوئی عذر پیش نہ کرو! تم کو صرف انہی اعمال کی سزادی جائیگی جوتم کیا کرتے تھے!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸

(۸) اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ تم سے دور کردے اور تمہیں جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اور وہ (نتائج وعواقب امور کا) دن جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ اور ان لوگوں کو، جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، رسوا اور ذلیل نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے اور داہنی طرف ساتھ چل رہی ہوگی اور ان کی زبان پر یہ دعائیں ہوں گی کہ ”خدایا! اس روشنی کو ہمارے لیے آخر تک رکھیو اور ختم نہ کردیجیو۔ نیز ہمارے قصوروں کو معاف کردیجیو، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے!

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۹

(۹) اے نبیؐ! کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے!

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ
نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ
عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۱۰

(۱۰) اللہ تعالیٰ، کفار کے لیے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان فرماتا ہے، وہ ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ پھر ان دونوں نے ان نیک بندوں سے خیانت کی اور وہ دونوں اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں، اور ان دونوں (عورتوں سے) کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ تم بھی داخل ہوجاؤ!

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ
وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ۱۱

(۱۱) اور اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے، جب اس نے دعا کی، ”اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے اور اس ظالم قوم سے مجھے نجات عطا فرما!“

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ
مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۱۲ ع ۲/۲۰

(۱۲) اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی مثال (بھی) بیان فرماتا ہے جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ اور مریمؑ نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی!

آیاتھا ۳۰ (۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) رکوعاتھا ۲

سورۃ الملک مکی ہے اور اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾

(۱) بڑی بابرکت ہے وہ ذات، جس کے ہاتھ میں (سارے جہان کی) سلطنت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾

(۲) جس نے موت اور زندگی (دونوں) اس لیے بنائیں کہ تمہیں آزما کر دیکھے کہ کون تم میں سے زیادہ بہتر عمل کرتا ہے (اور کون بُرے؟) اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾

(۳) جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنا دیے (اے دیکھنے والے!) تم الرحمٰن کی بناوٹ میں (کیونکہ یہ اس کی رحمت ہی کا ظہور ہے) کبھی کوئی اونچ نیچ نہیں پاؤ گے (اچھا نظر اٹھاؤ اور اس نمائش گاہ صحت کا مطالعہ کرو!) ایک بار نہیں بار بار دیکھو۔ کیا تمہیں کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾

(۴) تم یکے بعد دیگرے دیکھو، تمہاری نگاہ اٹھے گی اور عاجز و درماندہ ہو کر واپس آ جائے گی (لیکن کوئی نقص نہیں نکال سکے گی۔)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾

(۵) دیکھو! ہم نے دنیا کے آسمان (کرۂ ارضی کی فضا) کو ستاروں کی قندیلوں سے خوش منظر اور انہیں شیاطین کو بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے اور (آخرت میں) ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾

(۶) اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے لیے (بھی) جہنم کا عذاب ہے اور (وہ بہت ہی) برا ٹھکانا ہے!

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۙ﴿۷﴾

(۷) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی آواز سنیں گے اور وہ (ایسی) بھڑک رہی ہوگی (گویا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾

(۸) مارے جوش کے پھٹ پڑے گی، جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ کے کارندے ان سے پوچھیں گے، ”کیا (خدا کے عذاب سے)

ڈرانے والا (کوئی پیغمبر) تمہارے پاس نہیں آیا تھا؟"

قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝۹

(۹) وہ جواب دیں گے "ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، بلاشبہ تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔"

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝۱۰

(۱۰) اور (یہ بھی) کہیں گے "اگر ہم (پیغمبر کی بات) سنتے اور سمجھتے تو (آج) اہلِ دوزخ میں شامل نہ ہوتے!"

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝۱۱

(۱۱) اس طرح وہ اپنے قصور کا خود ہی اعتراف کرلیں گے، سو دوزخیوں پر (اللہ کی) پھٹکار ہو!

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝۱۲

(۱۲) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت ہے اور (علاوہ مغفرت کے) بڑا اجر (یعنی جنت ہے)۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۳

(۱۳) اور تم خواہ چپکے سے بات کہو یا پکار کر کہو، وہ تو تمہارے دلوں کے خیالات (تک) سے واقف ہے۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝۱۴ ع

(۱۴) بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو ذات پیدا کرے، وہی (اپنی مخلوق کی حالت کو) نہ جانے؟ حالانکہ وہ (بڑا) باریک بین (اور) باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝۱۵

(۱۵) وہی (خدا تو) ہے جس نے زمین کو تمہارے (چلنے پھرنے کے) لیے نرم ہموار کر رکھا ہے۔ پس (جدھر چاہو) اس کے وسیع راستوں پر چلتے پھرتے رہو اور خدا کا (دیا ہوا) رزق (مزے سے) کھاؤ (اور یہ یاد رکھو کہ قیامت کے دن) اسی کے حضور تمہیں زندہ ہو کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۝۱۶

(۱۶) خدا جو آسمان میں ہے، کیا تم اس کے جلال سے نڈر ہو گئے کہ زمین میں تم کو دھنسا دے اور وہ بڑی جھکولے مارا کرے؟

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ۝۱۷

(۱۷) یا جو آسمان میں ہے تمہیں اس کے غضب کا خوف نہیں رہا کہ تم پر پتھراؤ کرے؟ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ

(۱۸) اور ان (کفارِ مکہ) سے پہلے بھی جو لوگ گزر چکے ہیں (وہ اپنے پیغمبروں

كَانَ نَكِيْرِ ⑱

کو) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ میری نکیر ان پر کیسی (تباہ کن ثابت) ہوئی!

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ
وَّيَقْبِضْنَ ؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ⑲

(وقف غفران / وقف لازم)

(۱۹) کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو پر کھولے اور سمیٹے ہوئے اڑتے نہیں دیکھا؟ انہیں الرحمٰن کے سوا کون تھامے ہوئے ہے؟ اللہ کی نظروں سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ⑳

(۲۰) (لوگو!) بھلا (خدائے) رحمان کے سوا کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کرے!! (بلا شبہ) کافر تو نرے (شیطان کے) فریب میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ㉑

(۲۱) یا پھر کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر (خدائے) رحمان اپنی روزی روک لے؟ دراصل یہ کافر تو سرکشی اور (حق سے) گریز پر اڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى
اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ㉒

(۲۲) بھلا (تم ہی بتاؤ) ایک شخص منہ اوندھا کئے چلا جا رہا ہو، وہ زیادہ راہ پانے والا ہے، یا وہ شخص جو سیدھا راہِ راست پر چل رہا ہو؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ㉓

(۲۳) کہہ دو کہ اسی کی ذات خالقِ کائنات ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے اندر (حواسِ ظاہری) (کان، آنکھیں اور دل اور ان کی قوتیں ودیعت کیں، مگر تم لوگ کم ہی (ان نعمتوں کا) شکر ادا کرتے ہو!

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ㉔

(۲۴) ان سے کہو، وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن) اسی کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ㉕

(۲۵) اور یہ (کافر، مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ، یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ㉖

(۲۶) آپ کہہ دیجئے، اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، میں تو صاف ڈرانے والا ہوں اور بس!

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَدَّعُوْنَ ㉗

(۲۷) پھر جب یہ اس کو (یعنی قیامت کو) قریب سے دیکھیں گے تو (مارے ہیبت کے) ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا یہی وہ (عذاب) ہے جس کے لیے تم (پیہم) تقاضے کیا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

(۲۸) (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے، بھلا دیکھو تو (سہی) اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہماری حالت پر رحم فرمائے تو کوئی ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالیگا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

(۲۹) ان سے کہہ دیجئے، وہ (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے، ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے، لہٰذا عنقریب ہی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ (ہم دونوں فریقوں میں سے) صریح گمراہی میں کون ہے (اور کون ہدایت پر ہے؟)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲ / ۱۶

(۳۰) ان سے کہہ دیجئے، بھلا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو) اگر زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تم کو نتھرا (صاف ستھرا) پانی لا کردے گا؟

اٰیاتھا ٥٢ (٦٨) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (٢) رکوعاتھا ٢

سورۃ القلم مکی ہے اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نۗ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

(۱) ن، قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾

(۲) تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾

(۳) اور تیرے واسطے بے انتہا بدلہ ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

(۴) اور تو بڑے عُلق پر (پیدا ہوا) ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾

(۵) عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾

(٦) کہ تم دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق مخبوط ہے؟

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

(۷) بیشک تمہارا پروردگار ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور وہی ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾

(۸) تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرنا (نہ ان کے کہے میں آجانا)!

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

(۹) وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ مداہنت کرو اور ڈھیل دو تو وہ بھی ملائم پڑ جائیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾

(۱۰) خبردار! تم کسی ایسے کی اطاعت نہ کرنا اور نہ اس کی بات ماننا جو بہت ساری قسمیں کھاتا ہے، آبرو باختہ ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍۙ﴿۱۱﴾	(۱۱) لوگوں پر آوازے کستا ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍۙ﴿۱۲﴾	(۱۲) اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے، حد سے بڑھ گیا ہے، بدکار ہے۔
عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍۙ﴿۱۳﴾	(۱۳) اکھڑ ہے، ان (عیوب) کے علاوہ بداصل بھی ہے۔
اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَؕ﴿۱۴﴾	(۱۴) اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا بھی ہے۔
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ﴿۱۵﴾	(۱۵) جب ہماری آیتیں اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں!
سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ﴿۱۶﴾	(۱۶) اچھا، دیکھو تو ہم عنقریب اس کے ناکڑے پر داغ لگائینگے۔
اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَۙ﴿۱۷﴾	(۱۷) جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا، اسی طرح ہم نے ان کافروں کی بھی آزمائش کی ہے۔ ان باغ والوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کے میوے توڑیں گے۔
وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ﴿۱۸﴾	(۱۸) اور اس سے کوئی بھی استثنا نہ کیا (یعنی انشاءاللہ نہ کہا)
فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ﴿۱۹﴾	(۱۹) وہ سوتے ہی رہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے باغ پر ایک ایسی بلا چھا گئی کہ۔۔۔
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِۙ﴿۲۰﴾	(۲۰) صبح ہوتے ہی وہ بالکل خالی رہ گیا جیسے کوئی سارے میوے لوٹ کرلے گیا۔
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَۙ﴿۲۱﴾	(۲۱) سویرے جب لوگ اٹھے اور ایک دوسرے کو آواز دی،
اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ﴿۲۲﴾	(۲۲) کہ تم کو میوے توڑنے ہیں تو اٹھو، تڑکے باغ میں جا پہنچو!۔
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَۙ﴿۲۳﴾	(۲۳) لوگ اٹھے اور چل کھڑے ہوئے، آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔
اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌۙ﴿۲۴﴾	(۲۴) کہ دیکھنا آج کوئی غریب آدمی باغ کے اندر نہ آنے پائے۔
وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ﴿۲۵﴾	(۲۵) (سمجھتے تھے کہ بس اب جاتے ہی سارے میوے توڑلیں گے سو) ساز و سامان سے چلے اور سویرے پہنچ گئے۔
فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَۙ﴿۲۶﴾	(۲۶) باغ کو جب دیکھا کہ اجڑا پڑا ہے تو کہنے لگے، ''معلوم ہوتا ہے کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں،

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

(۲۷) "نہیں راستہ تو یہی ہے، ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی!"

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۸) ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا، کہنے لگا "کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ ("اپنے اس آخری معبود ہی کی) تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے، (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا ہے)"!

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

(۲۹) بولے پاک ہے ہمارا پروردگار، یقیناً ہم ہی ظالم تھے!

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(۳۰) پس لگے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

(۳۱) اور آخر کار سب بول اٹھے کہ ہائے ہماری کمبختی! بے شک (ہم بڑی نافرمانیوں اور گمراہیوں میں مبتلا تھے،) ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

(۳۲) شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس کے بدلے اس سے اچھا باغ عنایت کرے۔ اب ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) (ظالموں پر) ایسے ہی عذاب اترتا ہے اور انجام کار عذاب (نازل ہونے والا) ہے۔ (اگر اس کی حقیقت جان لیں تو معلوم ہوگا کہ وہ) اس سے بھی بہت بڑا عذاب ہے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

(۳۴) جن لوگوں میں تقویٰ (اسلامی کیریکٹر) ہے ان لوگوں کے لیے بے شک ان کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ ہیں۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

(۳۵) کیا ہم مسلمانوں کو گناہ گاروں کے برابر کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کیسے حکم لگایا کرتے ہو؟

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾

(۳۷) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

(۳۸) کہ تم جو پسند کرو گے وہی تمہیں ملے گا؟

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

(۳۹) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روزِ قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم جس چیز کی فرمائش کرو گے وہی تمہارے لیے موجود کر دی جائے گی؟

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

(۴۰) ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ښ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ

(۴۱) کیا ان لوگوں کے اور شرکاء ہیں؟ اگر ہیں، اور یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں

كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝۴۱

تو لائیں اور حاضر کریں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۴۲

(۴۲) وہ دن آنے والا ہے جب کہ ساق کھلے گی اور ان لوگوں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائے گی، مگر اس وقت ان میں اتنی قدرت واستطاعت کہاں!!

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳

(۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، صورتوں پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جب انہیں سر جھکانے کو کہا جاتا تو اس وقت یہ اچھے خاصے اور صحیح سالم تھے۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۵

(۴۴۔۴۵) ہم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں، اپنے اپنے حال پر رہنے دو۔ ہم اس طرح پر، کہ انہیں خبر بھی نہ ہو، آہستہ آہستہ گھسیٹتے اور ڈھیل دیتے چلے جارہے ہیں۔ بیشک ہماری تدبیر نہایت پختہ اور محکم ہے۔

اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶

(۴۶) (یہ بات کیا ہے؟ یہ اس قدر سرگردان کیوں ہیں؟) کیا تم ان سے کسی بات کی اجرت مانگتے ہو کہ اس کے تاوان سے یہ دبے جارہے ہیں؟

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۷

(۴۷) یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں اور یہ انہیں لکھ لیا کرتے ہیں؟

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸ وقف لازم

(۴۸) بہرحال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم رہو، اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے مغموم ہو کر خدا کو آواز دی تھی۔

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹

(۴۹) اگر پروردگارِ عالم کا فضل وکرم اس کی دستگیری نہ کیے ہوتا تو بڑے برے حالوں، فضائے زمین پر پھینکا ہوا پڑا رہتا۔

فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۵۰

(۵۰) (لیکن پروردگار کو بندہ نوازی منظور تھی) اس نے نوازش کی۔ پھر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگی بسر کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے) اسے شامل کرلیا۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وقف لازم

(۵۱) اور انکار کرنے والے جب قرآن سنتے ہیں تو اس طرح اپنی نظروں سے گھورتے ہیں، جیسے وہ تجھ کو (صحیح راہ سے) پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں، یہ تو دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۵۲ ع ۱۹

(۵۲) حالانکہ یہ (قرآن) سارے جہان کے لیے نصیحت ہے!

سورۃ الحاقۃ مکی ہے اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَآقَّۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡحَآقَّۃُ ۚ﴿۲﴾
(۱-۲) ایک شدنی اور ہونے والی بات تھی

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ؕ﴿۳﴾
(۳) اور تم جانتے ہو وہ کون سی شدنی بات تھی؟

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ﴿۴﴾
(۴) ثمود اور عاد نے (اس) کھڑکھڑا ڈالنے والے (حادثے) کو جھٹلایا۔

فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾
(۵) سو ثمود تو حد سے زیادہ شدید آفت سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُہۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۙ﴿۶﴾
(٦) اور عاد ایک زناٹے دار سخت آندھی سے تباہ کر دیے گئے۔

سَخَّرَہَا عَلَیۡہِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ
اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡہَا
صَرۡعٰی ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ۚ﴿۷﴾
(۷) کہ (اللہ تعالیٰ نے) برابر سات راتیں اور آٹھ دن ان پر چلائے رکھا۔
آپ (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں اس طرح پچھاڑے ہوئے پڑے
تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔

فَہَلۡ تَرٰی لَہُمۡ مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾
(۸) اب کیا ان میں سے کوئی (متنفس) بچا ہوا تم کو نظر آتا ہے؟

وَ جَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَ مَنۡ قَبۡلَہٗ وَ الۡمُؤۡتَفِکٰتُ
بِالۡخَاطِئَۃِ ۚ﴿۹﴾
(۹) اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں والوں نے جرائم
کا ارتکاب کیا۔

فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ فَاَخَذَہُمۡ اَخۡذَۃً
رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾
(۱۰) چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی، تو اس اللہ نے ان کو
بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰکُمۡ فِی الۡجَارِیَۃِ ﴿ۙ۱۱﴾
(۱۱) (لوگو!) جب پانی کا طوفان حد سے گزر گیا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر لیا

لِنَجۡعَلَہَا لَکُمۡ تَذۡکِرَۃً وَّ تَعِیَہَاۤ اُذُنٌ
وَّاعِیَۃٌ ﴿۱۲﴾
(۱۲) تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لیے تذکرہ (نصیحت آموز یادگار) بنا دیں اور جو
کان اسے (سن کر) یاد رکھنے کے قابل ہیں وہ یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ نَفۡخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿ۙ۱۳﴾
(۱۳) پھر جب ایک (پہلی) مرتبہ صور میں پھونک ماردی جائے گی۔

وَّ حُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ﴿ۙ۱۴﴾
(۱۴) اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ساتھ پٹک دیے گئے اور وہ دفعتۃً چور چور ہوگئے۔

فَیَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ﴿ۙ۱۵﴾
(۱۵) پس آج ہی قیامت کا سب سے بڑا دن آگیا۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾	(۱۶) آسمان پھٹ پڑے اور اس کی چولیں ڈھیلی ہوگئیں۔
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾	(۱۷) فرشتے اس کے اطراف میں ہوں گے اور اس دن تیرے پروردگار کے عرش کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾	(۱۸) (لوگو!) اس روز تم اپنے رب کے حضور پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز بھی مخفی نہیں رہے گا۔
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾	(۱۹) تو جس کو اس کا نامۂ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ (فرطِ خوشی سے) کہے گا، لو، یہ میرا نامۂ (اعمال تو) پڑھو!
اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾	(۲۰) مجھے تو (دنیا میں) یقین تھا کہ ایک روز مجھے میرا احساب ملنے والا ہے۔
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾	(۲۱) پس وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾	(۲۲) (یعنی) عالی مقام جنت میں۔
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾	(۲۳) جس کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے۔
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾	(۲۴) (اور ان سے کہا جائے گا) کہ گزشتہ دنوں (یعنی دنیا) میں جو تم نے عمل کیے تھے، ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ڏ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾	(۲۵) اور جس کا نامۂ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا ’’کاش، میرا نامۂ اعمال مجھے نہ ملا ہوتا!
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾	(۲۶) میں نے نہ جانا ہوتا کہ میرا احساب کیا ہے!
يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾	(۲۷) کاش، اس موت سے (میری ہستی کا) خاتمہ ہوگیا ہوتا!
مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾	(۲۸) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا!
هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾	(۲۹) میرا سارا اقتدار تباہ ہوگیا!‘‘
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾	(۳۰) (حکم ہوگا) ’’اس کو پکڑ لو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو!‘‘
ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾	(۳۱) ’’پھر (لے جا کر) اسے جہنم میں جھونک دو!‘‘
ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾	(۳۲) ’’پھر اسے ستر ۷۰ گز لمبی زنجیر میں جکڑ دو!‘‘

	اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾	(٣٣) کیونکہ یہ نہ خدائے بزرگ وبرتر پر ایمان لاتا تھا،
	وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾	(٣٤) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب ہوتا تھا!
	فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾	(٣٥) پس آج نہ کوئی اس کا کوئی (مخلص) دوست ہے،
	وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾	(٣٦) اور نہ ہی زخموں کے دھوون کے سوا (اس کے لیے) کچھ کھانے کو ہے۔
ع ١ ٣٧ ٥	لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِــٴُـوْنَ ﴿٣٧﴾	(٣٧) جسے خطا کاروں کے بغیر کوئی نہیں کھائے گا!"
	فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾	(٣٨) تو (لوگو!) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھ رہے ہو،
	وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾	(٣٩) اور ان کی بھی جو تمہیں نظر نہیں آتیں۔
	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾	(٤٠) کہ یہ (قرآنِ مجید) بلاشبہ رسولِ کریم کی گفتار ہے۔
	وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾	(٤١) اور یہ کسی شاعر کی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے۔ (مگر) تم لوگ کم ہی یقین کرتے ہو۔
	وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾	(٤٢) اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے (مگر) تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔
	تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾	(٤٣) (یہ) تو رب العالمین کا اتارا ہوا (کلام) ہے۔
	وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾	(٤٤) اگر اس (نبیؐ) نے خود کوئی بات بنا کر منسوب کی ہوتی،
	لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾	(٤٥) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے،
	ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾	(٤٦) پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔
	فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾	(٤٧) اور تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس بات سے نہ روک سکتا۔
	وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾	(٤٨) اور کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔
	وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾	(٤٩) اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم میں کچھ لوگ اس کے جھٹلانے والے ہیں۔
	وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾	(٥٠) اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ جو کچھ ہوا، کافروں کے لیے موجب ماتم و حسرت ہے۔
	وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾	(٥١) اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ ایک یقینی صداقتِ الٰہی کا ظہور ہے۔
ع ٢ ١٥ ٦	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾	(٥٢) پس اپنے عظیم پروردگار کی حمد وثنا کرو (جس نے دشمنانِ اسلام کو شادی وخوشی کی جگہ حسرت ونامرادی میں مبتلا کردیا)